بدعت ہے۔

صرف اور صرف قرآن مقدس کی آیات حوالہ میں دی جائیں۔

۳ ـــ رسول، نبی یا پیغمبر کسی کے وارث نہیں ہوتے اور ان کا کوئی وارث ہوتا ہے، جو چھوڑ جائیں صدقہ ہے۔

جواب صرف قرآنی آیات پر مبنی ہو۔

جواب:۔ آپ کے سوالوں کے اصل جواب سے پہلے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اسلامی قوانین کا ماخذ صرف قرآن پاک نہیں ہے، بلکہ سنتِ رسولؐ، اجماع اُمت اور قیاس صحیح بھی اللہ کی شریعت کے بنیادی ماخذ ہیں۔ اس لیے ہر چیز کے متعلق اس شرط کو لازم سمجھنا کہ قرآنِ پاک سے ثابت کی جائے درست نہیں ہے۔

۱ ـــ قرآن پاک سے یہ ثابت ہے کہ نبی کے جانشین اور خلیفہ ساری اُمتِ مسلمہ ہے، اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہو جاتی ہے کہ اُمت کا ہر فرد حقِ خلافت رکھتا ہے۔ لہٰذا اُمتِ مسلمہ کا حکمران وہ شخص ہو سکتا ہے جسے اُمت کے تمام افراد یا اکثر اپنا حقِ خلافت منتقل کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافتِ راشدہ کا جو نظام قائم کیا گیا اُس کا قیام اسی اُصول کا رہینِ منت ہے۔ مسلمانوں میں سے وہ گروہ جو قیادت کے مرتبہ پر فائز تھا اُس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کے لیے نامزد کیا لیکن جب تک مسلمانوں نے اپنا حقِ خلافت ان کی طرف منتقل نہیں کر دیا اُس وقت تک انہوں نے اپنے آپ کو خلیفہ برحق نہیں سمجھا۔ اس سلسلہ میں درج ذیل آیات پیشِ خدمت ہیں۔

"وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا" (بقرہ آیت ۱۴۳)

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں اونچے درجے کی اُمت بنایا ہے تاکہ تم سب سارے انسانوں پر حق کے گواہ بن کر کھڑے ہو جاؤ اور رسول تم پر حق کا گواہ ہو۔"

اس آیت سے یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ رسول کا مقصد شہادتِ حق کا فریضہ ادا کرنا تھا۔ سو اس فریضہ کی ادائیگی میں ساری اُمتِ مسلمہ کو آپ کا نائب قرار دیا گیا ہے۔